بولایے وسلم دائماً ابداً علی حبیبک خیر الخلق کلهم

درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمہ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں مجلسِ ذکر منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمہ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں انہوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اجر سے نوازے۔ ہم ان شاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمہ اللہ کے مریدین واحباب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہٖ تعالیٰ اب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت درفشاں است ۔۔۔ خم و خمخانہ با مہر و نشان است

کیسٹ نمبر ۸ سائڈ اے ۔ ۲۶ مارچ ۱۹۸۲ء

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیدنا ومولانا محمد وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین

اَمَّا بَعْدُ! عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَلَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِھِمْ وَلَا نَصِیْفَہٗ۔[1]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کو بُرا نہ کہو، کیونکہ اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا (اللہ کے راستے میں) خرچ کرے تو وہ (اجر و ثواب میں) صحابہ کے خرچ کیے ہوئے ایک مد بلکہ اس کے آدھے کو بھی نہیں پہنچے گا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے مناقب اُن کے درجے حدیث شریف میں آئے ہیں۔ ایک حدیث شریف میں ارشاد ہوا ہے لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ میرے صحابہ کو بُرا نہ کہو کیونکہ اَنَّ اَحَدَکُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَھَبًا۔

---

[1] (مشکوٰۃ ص ۵۵۳)

اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر سونا خرچ کرتا یا خرچ کرے مَا بَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ تو وہ صحابہ کرامؓ کے ایک مُد کے برابر بھی نہیں پہنچے گا، بلکہ اس کے آدھے کو بھی نہیں پہنچے گا۔

مُد تو چھوٹا پیمانہ ہے یعنی ایک صاع کا چوتھائی حصہ۔ تقریباً ساٹھ تولے کا ایک پیمانہ جیسے، وہ مُد ہے۔

واقعہ ایسے ہوا تھا کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ میں کسی بات پر گفتگو ہو گئی تھی، تلخی ہو گئی تھی، اس کی اطلاع پہنچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو آپ نے یہ فرمایا کہ میرے جو صحابہ ہیں یعنی تم سے پہلے والے جو سابقین ہیں جنہوں نے سبقت کی، اسلام قبول کرنے میں پہل کی ان کا درجہ بہت بڑا ہے اور بعد کے آنے والے اگر اُحد پہاڑ کے برابر بھی خرچ کریں تو ان کا ساٹھ ستر تولے کا جو خرچ ہوگا اس کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ اور ہو سکتا ہے جو مراد ہوں اس سے یعنی اُنہوں نے جو جو خرچ کیے ہیں اس کی برابر تم نہیں پہنچ سکتے جو بعد میں آئے ہو، تو صحابہ کرام میں درجے ہیں۔ پہلے والے اور بعد والوں میں اتنا فرق ہے تو جو ہم ہیں ہمارا تو درجہ ہی بہت بعد کا ہے۔

قرآنِ پاک میں آیا ہے لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ مَّنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ وَقَاتَلَ جو لوگ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے اور جہاد میں حصّہ لیا ان کے برابر وہ لوگ نہیں ہو سکتے جو فتح مکہ مکرمہ کے بعد آئے، مسلمان ہوئے اور جہاد میں حصّہ لیا تو جہاد میں حصّہ انہوں نے بھی لیا اور بعد والوں نے بھی لیا، لیکن اُن کے برابر درجہ ان بعد والوں کا نہیں ہو سکتا۔ اُولٰٓئِكَ اَعْظَمُ دَرَجَةً مِّنَ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا مِنْۢ بَعْدُ وَقَاتَلُوْا ط جن لوگوں نے پہلے خرچ کیا ہے اور جہاد میں حصّہ لیا ہے ان کا درجہ بعد میں آنے والوں سے بڑا ہے۔ یہ بھی نہیں کہ کسی میں کوئی برائی ہو۔ نہیں وَكُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ط اللہ کا وعدہ سب کے ساتھ بھلائی کا اور اچھائی کا ہے، لیکن درجے درجے میں فرق ہو جاتا ہے۔ بعد میں آنے والے تو بہت ہو گئے اور پھر پوری دنیا میں مسلمان اور اسلام پھیلتا چلا گیا۔ اور جہاد کرنے والوں کی تعداد بھی بڑھ کر لاکھوں تک ہو گئی، لیکن ان کا درجہ ان سے بڑا تو نہیں جو بدر والے تھے۔ بدر والے تین سو تیرہ تھے صرف، لیکن موقع ایسا تھا یا اسلام چلتا اور یا اسلام رُک جاتا، ختم ہو گیا ہوتا۔ اس واسطے ان کا درجہ بہت بڑا ہے۔ جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے دعا فرمائی تھی بدر کے موقع پر۔ اس میں یہ الفاظ تھے اَللّٰهُمَّ اِنْ تَشَأْ لَا تُعْبَدْ بَعْدَ الْيَوْمِ۔ اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہ کی جائے اَوْ كَمَا قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ یعنی ہم جو ہیں یہ صحابہ چھوٹی سی جماعت ہے اگر یہ زندہ رہ گئے تو تیری عبادت جاری رہے گی اور یہ نہ رہے زندہ سب ختم ہو گئے (تو تیری عبادت جاری نہ رہ سکے گی) ان کا لشکر تین گنا سے

زیادہ بڑا تھا اور مسلح تھا اور ہر طرح کی انہیں سہولت تھی اور اس میں اکڑ فوں والے ، اکڑنے والے بہت بڑی تعداد میں لوگ موجود تھے ۔ ان حضرات کے پاس تیرہ اور سترہ یعنی تیرہ تلواریں تھیں ، سترہ نیزے تھے ۔ بس اتنا کچھ تھا ۔ بہت سے بہت باقی اینٹیں ، پتھر ، لکڑی ، ڈنڈے انہی چیزوں سے لڑنا تھا ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہادری بھی ہے انتہا درجے کی ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع مل گئی تھی کہ ایسے لشکر آگیا ہے ادھر مقابلے میں مکے والوں کا تو آپ ایک حد تک فاصلے پر پہلے ہی ٹھہر گئے چھ سات میل پیچھے اور وہاں صحابہ کرام سے مشورہ کیا کہ کیا کرنا ہے ۔ آگے جائیں یا نہ جائیں ، کیونکہ ہم جو نکلے ہیں گھر سے تو لڑنے کے ارادے سے نہیں نکلے ۔ معلوم یہ ہوا تھا کہ کافروں کا قافلہ گزر رہا ہے اسے روکنے کے لیے نکلے تھے ۔ انہوں نے مسلمانوں کو گھروں سے نکال دیا اور ان کا مال اسباب اور ان کی جائداد وغیرہ سب ضبط کر لی اور لڑائی چھڑ گئی ۔ جب لڑائی چھڑ جائے تو پھر دُشمن کی حفاظت ہمارے ذمے نہیں ہے ۔ دشمن خود اپنی حفاظت کرے ، تو لڑائی چھڑی ہوئی تھی ۔ انہوں نے انہیں گھر سے نکال دیا ۔ ان کے مکان پر ، سامان پر ، دکانوں پر کاروبار پر (قبضہ کر لیا) تمام چیزوں کو ضبط کر لیا مکہ والوں نے ، اب مکہ والوں کا قافلہ ادھر سے گزر رہا تھا تو ان کے لیے بالکل درست تھا کہ اس قافلے کو روک کر پکڑ لائیں اسے اور سامان بھی لے لیں اور انہیں بھی گرفتار کریں ، نکلے اس ارادے سے تھے ادھر انہوں نے بڑی تیزی دکھائی ہے فوراً اطلاع پہنچی اور اُدھر سے اِدھر لشکر آگیا تیار ہو کر ۔ ایک ہزار آدمی ہوگا ، ان کے پاس گھوڑے بھی اونٹ بھی تمام چیزیں اور سامانِ حرب ، زرہ ، خود ، تیر ، نیزے ، ڈھال ، تلوار تمام چیزیں تھیں ، تو آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ اطلاع ملی کہ ادھر سے باقاعدہ لشکر آگیا ہے ، پھر آپ نے ایک منزل پہلے (اس کو منزل کہہ لیجئے یا نہ کہیں منزل ، بہرحال چھ سات میل کا فاصلہ ہے ۔ وہ لوگ سامنے نہیں تھے بہت دُور تھے وہاں) روک لیا ، آپؐ نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ کیا اور ان میں یہی بات رکھی کہ کیا خیال ہے تمہارا آگے بڑھیں یا یہیں سے ہٹ جائیں ؟ کیونکہ ابھی سامنے تو نہیں گئے کہ کوئی کہے کہ بھاگ گئے ۔ اس کو بدرِ صغریٰ بھی کہتے ہیں ، آج کل غالباً اسے بدرِ صغریٰ کہتے ہیں ۔ چھوٹی بدر ، وہاں آپ نے قیام فرمایا تھا ۔ وہاں کچھ چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں تو راستے ایسے پُرپیچ ہیں کہ سامنا تو تھا ہی نہیں وہاں ۔

صحابہ کرام نے انتہائی بہادری کا ثبوت دیا ۔ انہوں نے کہا کہ ہم تیار ہیں اور جہاں آپ فرمائیں گے ہم وہاں فوراً جائیں گے ۔ اگر آپ کہیں گھوڑے ڈال دو تو ہم گھوڑے ڈال دیں گے ۔ جیسے دریا میں گھوڑے ڈال دو کہہ دیتے ہیں ، تو رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان کی اس بہادری کی باتوں سے خوشی ہوئی ۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم تو بہادری میں ان سب سے زیادہ بڑے تھے اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ بہتر یہ نہیں لگتا کہ اس وقت نہ لڑیں پیچھے ہٹ جائیں، بلکہ ایسے ہوا جیسے یہ بات پسند آئی ہو۔ خوش ہوئے آپ اور پھر فرمایا چلیں، پھر آگے آگے گئے اور پھر لڑائی کی اور لڑائی سے پہلے یہ دعا فرماتے رہے۔ اس میں یہ بھی تھا کہ اگر تو چاہے کہ آج کے بعد تیری عبادت ہی نہ ہو۔ مطلب یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ تو بے نیاز ہے تیری کوئی عبادت کرے تو تجھے کچھ دے نہیں رہا۔ اور تیری نافرمانی کرے تو تیرے سے کچھ لے نہیں رہا۔ وہ تیری ہی دنیا میں رہتا ہے۔ تیری ہی ہوا سے زندہ ہے تیرے ہی پانی سے زندہ ہے۔ تیری نعمتوں سے زندہ ہے۔ وہ کہیں تیرے بس سے باہر تو گیا ہی نہیں۔ کوئی چیز تیرے بس سے باہر نہیں، تو تجھے تو ضرورت ہے ہی نہیں نہ تعریف کی نہ عبادت کی اور نہ نافرمانی سے کسی کی کوئی نقصان پہنچتا ہے۔ تو اے اللہ تو ایسا مت چاہ مطلب یہ تھا تو اگر چاہے تو آج کے بعد تیری کوئی عبادت نہ کرے، لیکن تو ایسا مت چاہ یہ معنی ہیں تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی جب ہوئی تو فتح حاصل فرمائی وہ (صحابہ کرام جو اس لڑائی میں شریک تھے) اہلِ بدر کہلاتے ہیں۔ ان کا درجہ سب سے بڑا ہے صحابہ کرام میں۔

نمبر ایک درجہ عشرہ مبشرہ کا دس صحابہ کرامؓ کا اور ان کے بعد درجہ ہے اہلِ بدر کا۔ صحابہ کرامؓ میں ان سے بڑا درجہ اور کسی کا نہیں۔

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا یعنی بعد کے آنے والے صحابہ کرام کو کہ جو تم سے پہلے ہیں ان کا خیال کرو، ان کو کبھی برا نہ کہو اور ان کی تعظیم کرو۔ بعد کے آنے والوں کو منع فرما دیا (پہلے صحابہ کرامؓ کو برا کہنے سے) اور جسے منع کیا اور جس کا قصہ پیش آیا وہ بھی معمولی آدمی نہیں خالد ابن ولیدؓ ہیں اتنے بڑے آدمی پہلے سے صلاحیتیں تھیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تھیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔